خطبہ فدکیہ

اردو ترجمہ کے ساتھ

ترجمہ: محسن ملت علامہ شیخ محسن علی نجفی اعلی اللہ مقامہ

جامعہ جعفریہ جنڈ

مرکز افکار اسلامی

خطبہ فدکیہ

اردو ترجمہ کے ساتھ

ترجمہ: محسن ملت علامہ شیخ محسن علی نجفی اعلی اللہ مقامہ

جامعہ جعفریہ جنڈ

مرکز افکار اسلامی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مِنَّا خَیۡرُ نِسَآءِ الۡعٰلَمِیۡنِ

عالمین کی عورتوں کی سردار ہم میں سے ہیں۔

(نہج البلاغہ، خط ۲۸)

قرآن مجید انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ ہے اور محمد وآل محمد علیہم السلام کے فرامین اُس کی تفسیر ہیں۔ اہل بیت علیہم السلام نے اپنی سیرت اور تعلیمات کے ذریعہ مشنِ قرآن کو مکمل کیا۔

تعلیماتِ اہل بیت علیہم السلام میں آپؑ کے خطبات کا ایک اہم اثر ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ غدیر ہو یا امیر المومنین علیہ السلام کے نہج البلاغہ کے خطبات ہوں، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا خطبہ فدک ہو یا حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا دربار یزید میں بیان ہونے والا خطاب ہو یہ قرآن کے پیغام کو عام کرنے اور انسانیت کو راہ دکھانے کے لیے چراغ ہیں۔

اس کتابچے میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا خطبہ پیش کیا جا رہا ہے جو قرآن کے بعض اہم مسائل کی وضاحت کرتا ہے۔ خداوند کریم ہمیں معصومین علیہم السلام کے ان پیغامات کو سمجھنے، عمل کرنے اور عام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

مرکز افکار اسلامی

7 نومبر 2025ء

پہلی فصل؛ آغاز گفتگو

حمد وثنائے الٰہی:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ما اَنعَمَ، وَ لَہُ الشُّکرُ عَلیٰ ما اَلھَمَ، وَ الثَّناءُ بِما قَدَّمَ، مِن عُمُومِ نِعَمٍ اِبتَدَاَھا، وَسُبُوغِ آلاءٍ اَسدَاھا، وَتَمامِ مِنَنٍ والاھا، جَمَّ عَنِ الاِحصاءِ عَدَدُھا، وَ نَأیٰ عَنِ الجَزاءِ اَمَدُھا، وَ تَفاوَتَ عَنِ الاِدراکِ اَبَدُھا، وَ نَدَبَھُم لِاستِزادَتِھَا بِالشُّکرِ لِاتِّصالِھَا، وَ استَحمَدَ اِلَی الخَلائِقِ بِاِجزالِھا، وَثَنّیٰ بِالنَّدبِ اِلیٰ اَمثالِھا۔

توحید کی گواہی:

وَ اَشھَدُ اَن لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحدَہُ لا شَرِیکَ لَہُ، کَلِمَۃٌ جَعَلَ الاِخلاصَ تَأوِیلَھا، وَ ضَمَّنَ القُلُوبَ مَوصُولَھا، وَ اَنارَ فِی الفِکرِ مَعقُولَھا، اَلمُمتَنِعُ عَنِ الاَبصارِ رُؤیَتُہُ، وَ مِنَ الاَلسُنِ صِفَتُہُ، وَ مِنَ الاَوھامِ کَیفِیَّتُہُ۔

اشیاء کی خلقت اور تخلیق کا مقصد:

اِبتَدَعَ الاَشیاءَ لا مِن شَیءٍ کانَ مَا قَبلَھَا، وَ اَنشَاَھَا بِلاَ احتِذاءِ اَمثِلَۃٍ امتَثَلَھا، کَوَّنَھَا بِقُدرَتِہِ وَ ذَرَأَھا بِمَشِیَّتِہِ، مِن غَیرِ حاجَۃٍ مِنہُ اِلیٰ تَکوِینِھا، وَ لافائِدَۃٍ لَہُ فی تَصوِیرِھا، اِلَّا تَثبِیتاً لِحِکمَتِہِ وَ تَنبِیھاً عَلی طاعَتِہِ، وَ اِظھاراً لِقُدرَتِہِ وَ تَعَبُّداً لِبَرِیَّتِہِ، وَ اِعزازاً لِدَعوَتِہِ، ثُمَّ جَعَلَ الثَّوابَ عَلی طاعَتِہِ، وَ وَضَعَ العِقابَ عَلی مَعصِیَتِہِ ذِیادَۃً لِعِبادِہِ عن نِقمَتِہِ وَحِیاشَۃً لَھُم اِلی جَنَّتِہِ۔

ثنائے کامل ہے اللہ کے لیے ان نعمتوں پر جو اس نے عطا فرمائیں۔ اور اس کا شکر ہے اس سمجھ پر جو اس نے (اچھائی اور برائی کی تمیز کے لیے) عنایت کی ہے۔ اور اس کی ثنا و توصیف ہے ان نعمتوں پر جو اس نے پیشگی عطا کی ہیں۔ ان ہمہ گیر نعمتوں پر جن کے عطا کرنے میں اس نے پہل کی۔ اور ان نعمتوں کی فراہمی میں تواتر کے ساتھ فراوانی فرمائی۔ اور یہ نعمتیں دائرہ شمار سے وسیع تر ہیں اور ان کے ادائے شکر کی حدود تک رسائی بہت بعید ہے اور (انسان) ان کی بے پایانی کا ادراک کرنے سے قاصر ہے۔ نعمتوں میں اضافہ اور تسلسل کیلئے لوگوں کو شکر کرنے کی ہدایت کی۔ حمد کا حکم اس لئے دیا کہ نعمتوں میں فراوانی ہو ایسی نعمتوں کی طرف مکرر دعوت دی (جو خود بندوں کے لیے مفید ہیں)۔

اور میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ (کلمہ شہادت) ایک ایسا کلمہ ہے کہ اخلاص (در عمل) کو اس کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ کلمۂ توحید کے ادراک کو دلوں میں جاگزین فرمایا اور اس کے ادراک کے ذریعے ذہنوں کو روشنی بخشی۔ نہ وہ نگاہوں کی (محدودیت) میں آسکتا ہے اور نہ ہی زبان سے اس کا وصف بیان ہوسکتا ہے اور وہم وخیال اس کی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر ہے۔

ہر چیز کو لاشیٔ سے وجود میں لایا اور کسی نمونے کے بغیر ان کو ایجاد کیا۔ اپنی قدرت سے انہیں وجود بخشا اور اپنے ارادے سے ان کی تخلیق فرمائی۔ ان کی ایجاد کی اسے ضرورت تھی۔ نہ ان کی صورت گری میں اس کا کوئی مفاد تھا۔ وہ صرف اپنی حکمت کو آشکار کرنا چاہتا تھا اور طاعت و بندگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا اور اپنی قدرت کا اظہار کرنا چاہتا تھا اور مخلوق کو اپنی بندگی کے دائرے میں لانا چاہتا تھا اور اپنی دعوت کو استحکام دینا چاہتا تھا پھر اس نے اپنی اطاعت کو باعث ثواب اور معصیت کو موجب عذاب قرار دیا تا کہ اس کے بندے اس کی غضب سے بچے رہیں اور اس کی جنت کی طرف گامزن رہیں۔

رسالت کی گواہی:

وَ اَشْهَدُ اَنَّ اَبی مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اِخْتارَهُ وَ انْتَجَبَهُ قَبْلَ اَنْ اَرْسَلَهُ، وَ سَمّاهُ قَبْلَ اَنِ اجْتَبَلَهُ، وَ اصْطَفاهُ قَبْلَ اَنْ اِبْتَعَثَهُ، اِذِ الْخَلائِقُ بِالْغَيبِ مَكْنُونَةٌ، وَ بِسَتْرِ الْاَهاوِيلِ مَصُونَةٌ، وَ بِنِهايَةِ الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ، عِلْمًا مِنَ اللهِ تَعالىٰ بِمائِلِ الْاُمُورِ، وَ اِحاطَةً بِحَوادِثِ الدُّهُورِ، وَ مَعْرِفَةً بِمَواقِعِ الْمَقْدُورِ، اِبْتَعَثَهُ اللهُ اِتْمامًا لِاَمْرِهِ، وَ عَزِيمَةً عَلىٰ اِمْضاءِ حُكْمِهِ، وَ اِنْفاذاً لِمَقادِيرِ رَحْمَتِهِ۔

بعثت سے پہلے لوگوں کی حالت:

فَرَاَىٰ الْاُمَمَ فِرَقًا فِی اَدْيانِها، عُكَّفاً عَلىٰ نِيرانِها، عابِدَةً لِاَوْثانِها، مُنْكِرَةً لِلّٰهِ مَعَ عِرْفانِها، فَاَنارَ اللهُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ ظُلَمَها، وَ كَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهَمَها، وَ جَلّىٰ عَنِ الْاَبْصارِ غُمَمَهَا، وَقامَ فِی النّاسِ بِالْهِدايَةِ، وَاَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغِوايَةِ، وَ بَصَّرَهُمْ مِنَ الْعَمايَةِ، وَ هَداهُمْ اِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ، وَ دَعاهُمْ اِلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت:

ثُمَّ قَبَضَهُ اللهُ اِلَيهِ قَبْضَ رَأْفَةٍ وَ اخْتِيارٍ، وَ رَغْبَةٍ وَ ايثارٍ، فَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ و آله عَن تَعَبِ هٰذِهِ الدّارِ فِی راحَةٍ، قَدْ حُفَّ بِالْمَلائِكَةِ الْاَبْرارِ وَ رِضْوانِ الرَّبِّ الْغَفّارِ، وَ مُجاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبّارِ، صَلَّى اللهِ عَلىٰ اَبی نَبِيِّهِ وَ اَمينِهِ عَلَى الْوحیِ، وَ صَفِيِّهِ وَ خِيرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ رَضِيِّهِ وَ السَّلامُ عَلَيهِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكاتُهُ۔

اور میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدر محمد اللہ کا عبد اور اس کے رسول ہیں، اللہ نے ان کو رسول بنانے سے پہلے انہیں برگزیدہ کیا تھا اور ان کی تخلیق سے پہلے ہی ان کا نام روشن کیا۔ اور مبعوث کرنے سے پہلے انہیں منتخب کیا جب مخلوقات ابھی پردہ غیب میں پوشیدہ تھیں وحشت ناک تاریکی میں گم تھیں اور عدم کے آخری حدود میں دبکی ہوئی تھیں۔ اللہ کو (اس وقت بھی) آنے والے امور پر آگہی تھی اور آئندہ رونما ہونے والے ہر واقعہ پر احاطہ تھا اور تمام مقدرات کی جائے وقوع کی شناخت تھی۔ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے امور کی تکمیل اور اپنے دستور کے قطعی ارادے اور حتمی مقدرات کو عملی شکل دینے کے لیے مبعوث فرمایا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت اقوام عالم کو اس حال میں پایا کہ وہ دینی اعتبار سے فرقوں میں بٹی ہوئی ہیں کچھ اپنے آتشکدوں میں منہمک اور کچھ بتوں کی پوجا پاٹ میں مصروف معرفت کے باوجود اللہ کی منکر تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرے والد گرامی محمدؐ کے ذریعے اندھیروں کو اجالا کر دیا اور دلوں سے ابہام کو اور آنکھوں سے تیرگی کو دور کر دیا (میرے والد نے) لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا اور انہیں گمراہوں سے نجات دلائی۔ آپ انہیں اندھے پن سے بینائی کی طرف لائے نیز آپ نے استوار دین کی طرف ان کی راہنمائی کی۔

راہ راست کی طرف انہیں دعوت دی پھر اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا شوق و محبت اور اختیار و رغبت کے ساتھ نیز (آخرت کی) ترغیب و ترجیح کے ساتھ۔ اب محمدؐ دنیا کی تکلیفوں سے آزاد ہیں۔ مقرب فرشتے ان کے گرد حلقہ بگوش ہیں۔ آپ ربّ غفار کی خوشنودی اور خدائے جبار کے سایۂ رحمت میں آسودہ ہیں۔ اللہ کی رحمت ہو اس کے نبی امین پر جو ساری مخلوقات سے منتخب و پسندیدہ ہیں اور اللہ کا سلام اور اس کی رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر۔

دوسری فصل: حاضرین سے خطاب

ثُمَّ الْتَفَتَ علیھا السلامُ اِلیٰ اَهْلِ الْمَجْلِسِ

وَ قالَتْ اَنْتُمْ عِبادَ اللّٰهِ نُصُبُ اَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ، وَحَمَلَةُ دينِهِ وَ وَحْيِهِ، وَ اُمَناءُ اللّٰهِ عَلىٰ اَنْفُسِكُمْ، وَ بُلَغاؤُهُ اِلَى الْاُمَمِ، زَعيمُ حَقٍّ لَهُ فيكُمْ، وَ عَهْدٌ قَدَّمَهُ اِلَيكُمْ، وَ بَقِيةٌ اسْتَخْلَفَها عَلَيكُمْ كِتابُ اللّٰهِ النّاطِقُ وَ الْقُرْآنُ الصّادِقُ، و النُّورُ السّاطِعُ وَالضِّياءُ اللّامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرائِرُهُ، مُنْجَلِيةٌ ظَواهِرُهُ، مُغْتَبِطَةٌ بِهِ اَشْياعُهُ قائِدٌ اِلَى الرِّضْوانِ اِتِّباعُهُ، مُؤَدٍّ اِلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ، بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللّٰهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَمَحارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَبَيِّناتُهُ الْجالِيةُ، وَبَراهينُهُ الْكافِيةُ، وَ فَضائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ، وَ شَرايِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ۔

معارف واحکام کے آثار:

فَجَعَلَ اللّٰهُ الْايمانَ تَطْهيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلاةَ تَنْزِيهًا لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكاةَ تَزْكِيةً لِلنَّفْسِ وَ نَماءً فِى الرِّزْقِ، وَ الصِّيامَ تَثْبيتًا لِلْاِخْلاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْييدًا لِلدّينِ، وَ الْعَدْلَ تَنْسيقًا لِلْقُلُوبِ، وَ طاعَتَنا نِظامًا لِلْمِلَّةِ، وَ اِمامَتَنا اَماناً مِن الْفُرْقَةِ، وَ الْجِهادَ عِزًّا لِلْاِسْلامِ، وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتيجابِ الْاَجْرِ، وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلِحَةً لِلْعامَّةِ، وَ بِرَّ الْوالِدَينِ وِقايةً مِنَ السُّخْطِ، وَ صِلَةَ الْاَرْحامِ مَنْماةً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصاصَ حَقْنًا لِلدِّماءِ۔

پھر اہل مجلس کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اللہ کے بندو! تم ہی تو اللہ کے امر و نہی کے علمدار ہو، اللہ کے دین اور اس کی وحی (کے احکام) کے ذمے دار ہو۔ تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو، دیگر اقوام کے لئے (اس کے دین کے) بھی مبلغ تم ہو۔ اس کی طرف سے برحق رہنما تمہارے درمیان موجود ہے اور تم سے عہد و پیمان بھی پہلے سے لیا جا چکا ہے۔ آپ نے ایک (گرانبھا) ذخیرے کو تمہارے درمیان جانشین بنایا اور اللہ کی کتاب بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ یہ اللہ کی ناطق کتاب سچا قرآن، چمکتا نور، اور روشن چراغ ہے اس کے دروس عبرت واضح اور اس کے اسرار و رموز آشکار اور اس کے ظاہری معانی روشن ہیں۔ اس کے پیروکار قابل رشک ہیں اس کی پیروی رضوان کی طرف لے جاتی ہے۔ اسے سننا بھی ذریعۂ نجات ہے۔ اس قرآن کے ذریعے اللہ کی روشن دلیلوں کو پایا جا سکتا ہے۔ بیان شدہ واجبات کو، منع شدہ محرمات کو، روشن دلائل کو، اطمینان بخش براہین کو، مستحبات پر مشتمل فضائل کو، جائز مباحات کو، اور اس کے واجب دستور کو پایا جا سکتا ہے۔

اللہ نے ایمان کو شرک سے تمہیں پاک کرنے کا، نماز کو تمہیں تکبر سے محفوظ رکھنے کا، زکوۃ کو نفس کی پاکیزگی اور رزق میں اضافے کا، روزہ کو اخلاص کے اثبات کا، حج کو دین کی تقویت کا، عدل و انصاف کو دلوں کو جوڑنے کا، ہماری اطاعت کو امت کی ہم آہنگی کا، ہماری امامت کو تفرقہ سے بچانے کا، جہاد کو اسلام کی سربلندی کا، صبر کو حصول ثواب کا، امر بالمعروف کو عوام کی بھلائی کا، والدین پر احسان کو قہرِ الٰہی سے بچنے کا، صلۂ رحمی کو درازی عمر اور افرادی کثرت کا، قصاص کو خون کی ارزانی روکنے کا۔

وَ الْوَفاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضًا لِلْمَغْفِرَةِ، وَ تَوْفِيَةَ الْمَكَايِيلِ وَ الْمَوازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ، وَ النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهًا عَنِ الرِّجْسِ، وَ اجْتِنابَ الْقَذْفِ حِجاباً عَنِ اللَّعْنَةِ، وَ تَرْكَ السَّرِقَةِ ايجاباً لِلْعِفَّةِ، وَ حَرَّمَ اللهُ الشِّرْكَ اِخْلاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ فَاتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقاتِهِ وَ لا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، وَ اَطيعُوا اللهَ فِيمَا اَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهَاكُمْ عَنْهُ، فَاِنَّهُ اِنَّما يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبادِهِ الْعُلَماءُ۔

اپنا تعارف کروانا:

ثُمَّ قَالَتْ:

اَيُّهَا النَّاسُ! اِعْلَمُوا اَنّى فاطِمَةُ وَ اَبِى مُحَمَّدٌ، اَقُولُ عَوْداً وَ بَدْءاً، وَ لا اَقُولُ ما اَقُولُ غَلَطاً، وَ لا اَفْعَلُ ما اَفْعَلُ شَطَطاً، لَقَدْ جاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزيزٌ عَلَيهِ ما عَنِتُّمْ حَريصٌ عَلَيكُمْ بِالْمُؤْمِنينَ رَؤُوفٌ رَحيمٌ فَاِنْ تَعْزُوهُ وَتَعْرِفُوهُ تَجِدُوهُ اَبى دُونَ نِسائِكُمْ، وَ اَخَا ابْنِ عَمّى دُونَ رِجالِكُمْ، وَلَنِعْمَ الْمَعْزِيُّ اِلَيهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ الِه۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف:

فَبَلَّغَ بِالرِّسالَةَ صادِعاً بِالنَّذارَةِ، مائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكينَ، ضارِباً ثَبَجَهُمْ، آخِذاً بِاَكْظامِهِمْ، داعِياً اِلى سَبيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ و الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يَكْسِرُ الْاَصْنامَ وَ يَنْكُثُ الْهَامَ، حَتَّى انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَ وَلَّوُا الدُّبُرَ، حَتَّى تَفَرَّى اللَّيلُ عَنْ صُبْحِهِ، وَ اَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ، و نَطَقَ زَعيمُ الدّينِ۔

وفا بالنذر کو مغفرت میں تاثیر کا، پورے ناپ تول کے حکم کو کم فروشی سے بچنے کا، شراب نوشی کی ممانعت کو آلودگی سے بچنے کا، بہتان تراشی سے اجتناب کو نفرت سے بچنے کا، چوری سے پرہیز کو شرافت قائم رکھنے کا اور شرک کی ممانعت کو اپنی ربوبیت کو خالص بنانے کا ذریعہ بنایا۔اے ایمان والو! اللہ کا خوف کرو جیسا کہ اس کا خوف کرنے کا حق ہے اور جان نہ دینا مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔(آل عمران، ۱۰۲) اس نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے اور جن چیزوں سے روکا ہے ان میں اللہ کی اطاعت کرو کیونکہ بندوں میں سے صرف علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔(فاطر، ۲۸)

پھر فرمایا:

لوگو! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں فاطمہ ہوں اور میرے پدر محمدؐ ہیں۔میرا حرفِ آخر وہی ہوگا جو حرفِ اول ہے۔میرے قول میں غلطی کا شائبہ تک نہ ہوگا اور نہ میرے عمل میں لغزش کی آمیزش ہوگی۔بتحقیق تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے۔تمہیں تکلیف میں دیکھنا اس پر شاق گزرتا ہے۔وہ تمہاری بھلائی کا نہایت خواہاں ہے اور مؤمنین کے لیے نہایت شفیق و مہربان ہے۔(توبہ، ۱۲۸) اس رسول کو اگر تم نسب کے حوالے سے پہچاننا چاہتے ہو تو وہ میرے باپ ہیں تمہاری عورتوں میں سے کسی کا نہیں۔وہ میرے چچا زاد (علیؑ) کے بھائی ہیں تمہارے مردوں میں سے کسی کا نہیں۔یہ نسبت کس درجہ باعث افتخار ہے۔اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آلؑ پر۔

رسولؐ نے اللہ کے پیغام کو واشگاف انداز میں تنبیہ کے ذریعے پہنچایا۔آپ نے مشرکین کی راہ وروش کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے ان پر کمر شکن ضرب لگا کر ان کی گردنیں مروڑ دیں پھر حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اپنے ربّ کی طرف بلایا۔بتوں کو پاش پاش کر دیا اور طاغوتوں کو اس طرح سرنگوں کیا کہ وہ شکست کھا کر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔یہاں تک کہ شب دیجور میں صبح امید کی روشنی پھیل گئی اور حق اپنی بے آمیزی کے ساتھ نکھر کر سامنے آ گیا اور دین کے پیشوا نے زبان کھولی۔

وَ خَرَسَتْ شَقاشِقُ الشَّیاطینِ، وَ طاحَ وَ شیظُ النِّفاقِ، وَانْحَلَّتْ عُقَدُ الْکُفْرِوَ الشَّقاقِ، وَ فُهْتُمْ بِکَلِمَةِ الْاِخْلاصِ۔

اسلام سے پہلے لوگوں کی ذلت اور پستی کی طرف اشارہ:

فی نَفَرٍ مِنَ الْبیضِ الْخِماصِ، وَکُنْتُمْ عَلیٰ شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النّارِ مُذْقَةَ الشّارِبِ، وَ نُهْزَةَ الطّامِعِ، وَ قُبْسَةَ الْعَجْلانِ، وَ مَوْطِیءَ الْاَقْدامِ، تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ، وَ تَقْتاتُونَ الْوَرَقَ، اَذِلَّةً خاسِئینَ، تَخافُونَ اَنْ یتَخَطَّفَکُمُ النّاسُ مِنْ حَوْلِکُمْ، فَاَنْقَذَکُمُ اللهُ تَبارَکَ وَ تَعالیٰ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَ اٰلِهِ بَعْدَ اللَّتَیا وَ الَّتی، وَ بَعْدَ اَنْ مُنِیَ بِبُهَمِ الرِّجالِ، وَ ذُؤْبانِ الْعَرَبِ، وَ مَرَدَةِ اَهْلِ الْکِتابِ۔

امام علی علیہ السلام کا جنگوں میں کردار:

کُلَّما اَوْقَدُوا ناراً لِلْحَرْبِ اَطْفَأَهَا اللهُ، اَوْ نَجَمَ قَرْنٌ الشَّیطانِ، اَوْ فَغَرَتْ فاغِرَةٌ مِنَ الْمُشْرِکینَ، قَذَفَ اَخاهُ فی لَهَواتِها، فَلاینْکَفِأُ حَتّٰی یطَأَ صِماخَهَا بِأَخْمَصِهِ، وَ یُخْمِدَ لَهَبَها بِسَیفِهِ، مَکْدُوداً فی ذاتِ اللهِ، مُجْتَهِدًا فی اَمْرِاللهِ، قَرِیبًا مِنْ رَسُولِ اللهِ، سَیداً فی اَوْلِیاءِ اللهِ، مُشَمِّراً ناصِحاً مُجِدّاً کادِحاً، لاتَأْخُذُهُ فِی اللهِ لَوْمَةَ لائِمٍ وَ اَنْتُمَ فی رَفاهِیَةٍ مِنَ الْعَیشِ وادِعُونَ، فاکِهُونَ آمِنُونَ، تَتَرَبَّصُونَ بِنَا الدَّوائِرَ، وَ تَتَوَکَّفُونَ الْاَخْبارَ، وَ تَنْکُصُونَ عِنْدَ النِّزالِ، وَ تَفِرُّونَ عِنْدَ الْقِتالِ۔

اور شیاطین کی زبانوں کو لگام دے دی۔ نفاق کی بے وقعت جماعت بھی ہلاک ہوگئی اور کفر وشقاوت کے بند ٹوٹ گئے، چند معزز فاقہ کش ہستیوں کی معیت میں تم کلمۂ توحید کا اقرار کرنے لگے۔

جبکہ تم آگ کے گڑھے کے دہانے پر تھے۔(آل عمران، ۱۰۳) تم (اپنے دشمنوں کے مقابلے میں) پینے والے کے لئے گھونٹ بھر پانی، طمع و لالچ والے (استعمار گروں کے لیے)ایک تر نوالہ، جلدی بجھ جانے والی چنگاری اور قدموں کے نیچے پامال ہونے والے خس وخاشاک تھے(یعنی اس سے زیادہ تمہاری حیثیت نہ تھی۔)تم کیچڑ والے بدبودار پانی سے پیاس بجھاتے تھے اور گھاس پھونس سے بھوک مٹاتے تھے۔تم (اس طرح) ذلت و خواری میں زندگی بسر کرتے تھے۔تمہیں ہمیشہ یہ کھٹکا لگا رہتا تھا کہ آس پاس کے لوگ تمہیں کہیں اچک نہ لیں۔ایسے حالات میں اللہ نے تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے نجات دی۔ (اس سلسلے میں)انہیں زورآوروں،عرب بھیڑیوں اور سرکش اہل کتاب کا مقابلہ کرنا پڑا۔ دشمن جب بھی جنگ کے شعلے بھڑکاتے اللہ انہیں بجھا دیتا۔ (مائدہ، ٦۴) جب بھی کوئی شیطان سر اٹھاتا یا مشرکین میں سے کوئی اژدھا منہ کھولتا، رسول اپنے بھائی (علیؑ) کو اس کے حلق کی طرف آگے کرتے تھے اور وہ (علیؑ)ان لوگوں کے غرور کو اپنے پیروں تلے پامال کیے بغیر اور اپنی تلوار سے اس آتش کو فرد کیے بغیر نہیں لوٹتے تھے۔وہ راہ خدا میں جانفشاں، اللہ کے معاملے میں مجاہد، رسول اللہ کے نہایت قریبی اور اولیاء اللہ کے سردار تھے۔وہ (جہاد کے لیے) ہمہ وقت کمر بستہ، امت کے خیر خواہ، عزم محکم کے مالک (اور) راہ حق میں جفاکش تھے۔راہ خدا میں وہ کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے مگر تم ان دنوں عیش وآرام کی زندگی بسر کرتے تھے، نیز سکون اور خوشی میں امن وامان کے ساتھ رہتے تھے۔تم اس انتظار میں رہتے تھے کہ ہم پر مصیبتیں آئیں اور تمہیں بری خبریں سننے کو ملیں۔تم جنگ کے وقت پسپائی اختیار کرتے تھے اور لڑائی میں راہ فرار اختیار کرتے تھے۔

تیسری فصل: غصب خلافت پر اعتراض

فَلَمَّا اخْتارَ اللهُ لِنَبِيِّهِ دار اَنْبِيائِهِ وَ مَأْوى اَصْفِيائِهِ، ظَهَرَ فِيكُمْ حَسيكَةُ النِّفاقِ، وَسَمَلَ جِلْبابُ الدّينِ، وَنَطَقَ كاظِمُ الْغاوينَ، وَ نَبَغَ خامِلُ الْاَقَلّينَ، وَ هَدَرَ فَنيقُ الْمُبْطِلِينَ، فَخَطَرَ فى عَرَصاتِكُمْ، وَاَطْلَعَ الشَّيطانُ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرَزِهِ، هاتِفاً بِكُمْ، فَأَلْفاكُمْ لِدَعْوَتِهِ مُسْتَجِيبِينَ، وَلِلْغِرَّةِ فيهِ مُلاحِظِينَ، ثُمَّ اسْتَنْهَضَكُمْ فَوَجَدَكُمْ خِفافاً، وَ اَحْمَشَكُمْ فَأَلْفاكُمْ غِضاباً، فَوَسَمْتُمْ غَيرَ اِبِلِكُمْ، وَ وَرَدْتُمْ غَيرَ شِرْبِكُمْ، هٰذا وَالْعَهْدُ قَريبٌ، وَالْكَلْمُ رَحيبٌ، وَ الْجُرْحُ لَمَّا يَنْدَمِلُ، وَ الرَّسُولُ لَمَّا يُقْبَرْ، اِبْتِداراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ، اَلا فِى الْفِتْنَةِ سَقَطُوا، وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحيطَةٌ بِالْكافِرِينَ۔

فرامین قرآن مجید کی نافرمانی کرنا:

فَهَيهاتَ مِنْكُمْ! وَ كَيفَ بِكُمْ؟ وَ اَنَّى تُؤْفَكُونَ، وَ كِتابُ اللهِ بَينَ اَظْهُرِكُمْ، اُمُورُهُ زاهِرَةٌ(ظاهِرَةٌ)، وَ اَعْلامُهُ باهِرَةٌ، وَ زَواجِرُهُ لائِحَةٌ، وَ اَوامِرُهُ واضِحَةٌ، قَدْ خَلَّفْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِكُمْ، أَرَغْبَةً عَنْهُ تُريدُونَ؟ اَمْ بِغَيرِهِ تَحْكُمُونَ؟ بِئْسَ لِلظّالِمينَ بَدَلاً، وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيرَ الْاِسْلامِ ديناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ۔

شیطان کو لبیک کہنا:

ثُمَّ لَمْ تَلْبَثُوا إِلَّا رَيثَ (اِلى رَيثَ) اَنْ تَسْكُنَ نَفْرَتُها، وَيَسْلَسَ قِيادُها، ثُمَّ اَخَذْتُمْ تُورُونَ وَقْدَتَها، وَتُهَيِّجُونَ جَمْرَتَها۔

پھر جب اللہ نے اپنے نبیؐ کے لئے مسکن انبیاء اور برگزیدہ گان کی قرار گاہ (آخرت) کو پسند کیا۔تو تمہارے دلوں میں نفاق کے کانٹے نکل آئے اور دین کا لبادہ تار تار ہو گیا۔ ضلالت کی زبانیں چلنے لگیں۔بے مایہ لوگوں نے سر اٹھانا شروع کیا اور باطل کے سرداروں نے گرجنا شروع کر دیا۔پھر وہ دم ہلاتے ہوئے تمہارے اجتماعات میں آ گئے۔شیطان بھی اپنی کمین گاہ سے سر نکالا اور تمہیں پکارنے لگا۔اس نے تمہیں اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے پایا اور اس کے مکر و فریب کے لیے آمادہ و منتظر پایا۔پھر شیطان نے تمہیں اپنے مقصد کے لئے اٹھایا اور تمہیں سبک رفتاری سے اٹھتے دیکھا۔اس نے تمہیں بھڑکایا تو تم فوراً غضب میں آ گئے۔تم نے اپنے نشان دوسروں کے اونٹوں پر لگا دیے اور اپنے گھاٹ کی جگہ دوسروں کے گھاٹ سے پانی بھرنے کی کوشش کی۔یہ تمہاری حالت ہے جبکہ ابھی عہد رسول قریب ہی گذرا ہے،زخم گہرا ہے اور جراحت ابھی مندمل نہیں ہوئی۔ابھی رسولؐ کی تدفین نہیں ہوئی تھی کہ تم نے فتنہ کا بہانہ بنا کر عجلت سے کام لیا۔دیکھو یہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور جہنم نے ان کافروں کو گھیر رکھا ہے۔(توبہ،۴۹)

تم سے بعید تھا کہ تم نے یہ کیسے سوچا؟ تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟ حالانکہ کتاب خدا تمہارے درمیان ہے،جس کے دستور واضح ،احکام روشن،تعلیمات آشکار،تنبیہات غیر مبہم اور اس کے اوامر واضح ہیں۔اس قرآن کو تم نے پس پشت ڈال دیا۔کیا تم اس سے منہ موڑ لینا چاہتے ہو؟ کیا تم اس کے بغیر فیصلے کرنے کے خواہاں ہو؟ یہ ظالموں کے لیے برا بدل ہے اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہاں ہو گا وہ اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔(آل عمران،۸۵)

پھر تمہیں خلافت حاصل کرنے کی اتنی جلدی تھی کہ خلافت کے بدکے ہوئے ناقہ کے رام ہونے اور مہار تھامنے کا بھی تم نے مشکل سے انتظار کیا پھر تم نے آتش فتنہ کو بھڑکایا اور اس کے شعلے کو پھیلانا شروع کیا۔

وَ تَسۡتَجیبُونَ لِہتافِ الشَّیطانِ الۡغَوِیّ، وَ اِطۡفاءِ اَنۡوارِ الدّینِ الۡجَلِیّ، وَ اِخۡمادِ سُنَنِ النَّبِیّ الصَّفِیّ، تُسِرُّونَ حَسۡواً فِی ارۡتِغاءٍ، وَ تَمۡشُونَ لِاَھۡلِہٖ وَ وُلۡدِہٖ فِی الۡخَمَرِ وَ الضَّرّاءِ، وَ نَصۡبِرُ مِنۡکُمۡ، عَلیٰ مِثۡلِ حَزِّ الۡمُدیٰ، وَ وَخۡزِ السِّنانِ فِی الۡحَشاءِ۔

چوتھی فصل: ابوبکر سے مخاطب ہونا

وَ اَنۡتُمُ اَلاٰنَ تَزۡعَمُونَ اَنۡ لا اِرۡثَ لَنا؟ أَفَحُکۡمَ الۡجاھِلِیۃِ تَبۡغُونَ، وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکۡماً لِقَومٍ یوقِنُونَ، أَفَلاتَعۡلَمُونَ؟ بَلیٰ، تَجَلّیٰ لَکُمۡ کَالشَّمۡسِ الضّاحِیۃِ أَنّی اِبۡنَتُہُ اَیُّھَا الۡمُسۡلِمُونَ! أَأُغۡلَبُ عَلیٰ اِرۡثِیہِ؟

قرآن مجید سے دلائل:

یابۡنَ اَبی قُحافَۃَ! اَفی کِتابِ اللّٰہِ اَنۡ تَرِثَ اَباکَ وَ لا اَرِثَ اَبی؟ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیئاً فَرِیًّا، اَفَعَلیٰ عَمۡدٍ تَرَکۡتُمۡ کِتابَ اللّٰہِ وَ نَبَذۡتُمُوہُ وَراءَ ظُھُورِکُمۡ، إذۡ یقُولُ وَ وَرِثَ سُلَیمانُ داوُدَ وَ قالَ فِیما اقۡتَصَّ مِنۡ خَبَرِ زَکَرِیّا اِذۡ قالَ فَھَبۡ لِی مِنۡ لَدُنۡکَ وَلِیا یرِثُنی وَ یرِثُ مِنۡ آلِ یعۡقُوبَ وَ قالَ وَ اُوۡلُوا الۡاَرۡحامِ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلیٰ بِبَعۡضٍ فی کِتابِ اللّٰہِ وَ قالَ یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فی اَوۡلادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ وَ قالَ اِنۡ تَرَکَ خَیراً اَلۡوَصِیۃُ لِلۡوالِدَینِ وَالۡاَقۡرَبِینَ بِالۡمَعۡرُوفِ حَقّاً عَلَی الۡمُتَّقِینَ۔

اور تم شیطان کی گمراہ کن پکار پر لبیک کہنے لگے۔تم دین کے روشن چراغوں کو بجھانے اور برگزیدہ نبی کی تعلیمات سے چشم پوشی کرنے لگے۔تم بالائی لینے کے بہانے پورے دودھ کو پی جاتے ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد اور اہل بیتؑ کے خلاف خفیہ چالیں چلتے ہو۔تمہاری طرف سے خنجر کے زخم اور نیزے کے وار کے باوجود ہم صبر سے کام لیں گے۔

اب تمہارا یہ خیال ہے کہ رسولؐ کی میراث میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہی۔کیا تم لوگ جاہلیت کے دستور کے خواہاں ہو؟اور اہل یقین کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟(مائدہ،۵۰) کیا تم جانتے نہیں ہو؟ کیوں نہیں! یہ بات تمہارے لیے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ میں رسولؐ کی بیٹی ہوں۔مسلمانو! کیا میں ارث میں محرومی پر مجبور ہوں۔

اے ابوقحافہ کے بیٹے! کیا اللہ کی کتاب میں ہے کہ تمہیں اپنے باپ کی میراث مل جائے اور مجھے اپنے باپ کی میراث نہ ملے۔تم نے بری چیز پیش کی کیا تم نے جان بوجھ کر کتاب اللہ کو ترک کیا اور اسے پس پشت ڈال دیا ہے جبکہ قرآن کہتا ہے اور سلیمان داؤد کے وارث بنے (نمل،۱۶) اور یحییٰ بن زکریا کے ذکر میں فرمایا: جب انہوں نے خدا سے عرض کی: پس تو مجھے اپنے فضل سے ایک جانشین عطا فرما جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے (مریم،۵-۶)، نیز فرمایا: اللہ کی کتاب میں خونی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔(انفال،۷۵) نیز فرمایا: اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں ہدایت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔(نساء،۱۱) نیز فرمایا: اگر مرنے والا مال چھوڑ جائے، تو اسے چاہیے کہ والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے مناسب طور پر وصیت کرے۔اس کے باوجود تمہارا خیال ہے کہ میرے باپ کی طرف سے میرے لیے نہ کوئی وقعت ہے نہ ارث اور نہ ہمارے درمیان کوئی رشتہ۔(بقرہ،۱۸۰)

وَ زَعَمْتُمْ اَنْ لاحَظْوَةَ لِی، وَ لا اَرِثُ مِنْ اَبِی ؟ وَ لارَحِمَ بَیْنَنا ؟ اَفَخَصَّکُمُ اللهُ بِآیَةٍ اَخْرَجَ مِنْها اَبِی ؟ اَمْ هَلْ تَقُولُونَ اِنَّ اَهْلَ مِلَّتَیْنِ لایَتَوارَثانِ؟ اَوَ لَسْتُ اَنَا وَ اَبِی مِنْ اَهْلِ مِلَّةٍ واحِدَةٍ؟ اَمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْآنِ وَ عُمُومِهِ مِنْ اَبِی وَابْنِ عَمّی ؟ فَدُونَکَها مَخْطُومَةً مَرْحُولَةً

قیامت کے دن ملاقات:

تَلْقاكَ یَوْمَ حَشْرِكَ، فَنِعْمَ الْحَکَمُ اللهُ، وَ الزَّعِیمُ مُحَمَّدٌ، وَ الْمَوْعِدُ الْقِیامَةُ، وَعِنْدَ السَّاعَةِ یَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ، وَ لایَنْفَعُکُمْ اِذْ تَنْدَمُونَ، وَ لِکُلِّ نَبَأٍ مُسْتَقَرٌّ، وَ سَوْفَ تَعْلَمُونَ، یَأْتیهِ عَذابٌ یُخْزیهِ، وَیَحِلُّ عَلَیهِ عَذابٌ مُقیمٌ۔

پانچویں فصل: دوسروں کی خاموشی پر اعتراض کرنا

ثم رمت بطرفها نحو الانصار:

فَقَالَتْ یا مَعْشَرَ الْفِتْیَةِ(النَّقِیْبَةِ)وَ اَعْضادَ الْمِلَّةِ وَ حَضَنَةَ الْاِسْلامِ! مَا هٰذِهِ الْغَمیزَةُ فِی حَقّی وَ السِّنَةُ عَنْ ظُلامَتی؟ اَما کانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَ الِهِ اَبی یَقُولُ اَلْمَرْءُ یُحْفَظُ فِی وُلْدِهِ سَرْعانَ مَا اَحْدَثْتُمْ وَ عَجْلانَ ذا اِهالَةٍ، وَلَکُمْ طاقَةٌ بِمَا اُحاوِلُ، وَ قُوَّةٌ عَلی ما اَطْلُبُ وَ اُزاوِلُ، اَتَقُولُونَ مَاتَ مُحَمَّدٌ؟ فَخَطْبٌ جَلیلٌ اِسْتَوْسَعَ وَهْنُهُ، وَاسْتَنْهَرَ فَتْقُهُ، وَ نُفَتَقَ رَتْقُهُ، وَ اُظْلِمَتِ الْاَرْضُ لِغَیبَتِهِ، وَ کُسِفَتِ النُّجُومُ لِمُصِیْبَتِهِ، وَ اَکْدَتِ الْآمالُ، وَ خَشَعَتِ الْجِبالُ، وَ اُضیعَ الْحَریمُ، وَ اُزیلَتِ الْحُرْمَةُ عِنْدَ مَماتِهِ فَتِلْكَ وَاللهِ النَّازِلَةُ الْکُبْریٰ۔

کیا اللہ نے تمہارے لیے کوئی مخصوص آیت نازل کی ہے جس میں میرے والد گرامی شامل نہیں ہیں؟ کیا تم یہ کہتے ہو کہ دو مختلف دین والے باہم وارث نہیں بن سکتے۔ کیا میں اور میرے والد ایک ہی دین سے تعلق نہیں رکھتے؟ کیا میرے باپ اور میرے چچازاد (علیؑ) سے زیادہ تم قرآن کے عمومی وخصوصی احکام کا علم رکھتے ہو۔ لے جاؤ!! (میری وراثت کو) اس آمادہ سواری کی طرح جس کی مہار ہاتھ میں ہو۔

تمہارے ساتھ حشر میں میری ملاقات ہوگی جہاں بہترین فیصلہ سنانے والا اللہ ہوگا اور محمدؐ کی سرپرستی ہوگی اور عدالت کی وعدہ گاہ قیامت ہوگی، جب قیامت کی گھڑی آئے گی تو باطل پرست خسارہ اٹھائیں گے اس وقت ندامت سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا، ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ (انعام، ٦٧) کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب نازل ہونے والا ہے۔ (ہود، ۳۹)

پھر انصار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

اے بزرگو اور ملت کے بازوؤ اور اسلام کے نگہبانو! میرے حق میں اس حد تک تساہل، مجھے میرا حق دلانے میں اتنی کوتاہی کا کیا مطلب؟ کیا اللہ کے رسول اور میرے پدر بزرگوار یہ نہیں فرماتے تھے: کہ شخصیت کا احترام اس کی اولاد کے احترام کے ذریعے برقرار رکھا جاتا ہے؟ کس سرعت سے تم نے بدعت شروع کر دی اور کتنی جلدی اندر کی غلاظت باہر نکل آئی۔ حالانکہ تم میری کوششوں میں تعاون کر سکتے تھے اور میرے مطالبے کی تائید وحمایت کر سکتے تھے۔ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ محمدؐ اس دنیا میں نہیں رہے (لہٰذا ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی)؟ ان کی رحلت عظیم سانحہ ہے، جس کی دراڑ کشادہ ہے، اس کا شگاف اتنا چوڑا ہے جسے بھرا نہیں جا سکتا۔ ان کی رحلت سے زمین پر اندھیرا چھا گیا نیز سورج اور چاند کو گرہن لگ گیا، ستارے بکھر گئے، امیدیں یاس میں بدل گئیں اور پہاڑ شکست و ریخت سے دوچار ہو گئے۔ حضور کی رحلت کے موقع پر نہ تو حرم رسول کو تحفظ ملا اور نہ ہی حرمت رسول کا لحاظ رکھا گیا۔

وَ الْمُصيبَةُ الْعُظْمىٰ، لامِثْلُها نازِلَةٌ، وَ لابائِقَةٌ عاجِلَةٌ اَعْلَنَ بِها، كِتابُ اللهِ جَلَّ ثَناؤُهُ فِى اَفْنِيَتِكُمْ، وَ فِى مُمْساكُمْ وَ مُصْبَحِكُمْ، هُتافاً وَ صُراخاً وَ تِلاوَةً وَ اَلْحاناً، وَ لَقَبْلَهُ ما حَلَّ بِاَنْبِياءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ، حُكْمٌ فَصْلٌ وَ قَضاءٌ حَتْمٌ، وَ ما مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلىٰ اَعْقابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلىٰ عَقِبَيهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيئاً وَ سَيَجْزِىَ اللهُ الشَّاكِرِينَ۔

اِيْهًا بَنِى قَيلَةَ! أَ اُهْضَمُ تُرَاثَ اَبِيهِ وَ اَنْتُمْ بِمَرْأىً مِنِّى وَ مَسْمَعٍ وَ مُنْتَدىً وَ مَجْمَعٍ؟ تَلْبَسُكُمُ الدَّعْوَةُ وَ تَشْمَلُكُمُ الْخُبْرَةُ، وَ اَنْتُمْ ذَوُو الْعَدَدِ وَ الْعُدَّةِ وَ الْاَداةِ وَ الْقُوَّةِ، وَ عِنْدَكُمُ السِّلاحُ وَ الْجُنَّةُ، تُوافِيكُمُ الدَّعْوَةُ فَلاتُجيبُونَ، وَ تَأْتِيكُمُ الصَّرْخَةُ فَلاتُغيثُونَ، وَ اَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالْكِفَاحِ، مَعْرُوفُونَ بِالْخَيرِ وَ الصَّلاحِ، وَ النُّخْبَةُ الَّتِى انْتُخِبَتْ، وَ الْخِيَرَةُ الَّتِى اخْتِيَرَتْ، قاتَلْتُمُ الْعَرَبَ، وَ تَحَمَّلْتُمُ الْكَدَّ وَ التَّعَبَ۔

وَ ناطَحْتُمُ الْاُمَمَ، وَ كافَحْتُمُ الْبُهَمَ، لانَبْرَحُ اَوْ تَبْرَحُونَ، نَأْمُرُكُمْ فَتَأْتَمِرُونَ، حَتّٰى اِذَا دَارَتْ بِنا رَحَى الْاِسْلامِ، وَ دَرَّ حَلْبُ الْاَيّامِ، وَ خَضَعَتْ نَعْرَةُ الشِّرْكِ، وَ سَكَنَتْ فَوْرَةُ الْاِفْكِ، وَ خَمَدَتْ نِيرانُ الْكُفْرِ، وَ هَدَأَتْ دَعْوَةُ الْهَرْجِ، وَ اسْتَوْسَقَ نِظامُ الدِّينِ، فَاَنَّى حِزْتُمْ بَعْدَ الْبَيانِ؟ وَاَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْاَعْلانِ؟ وَ نَكَصْتُمْ بَعْدَ الْاَقْدامِ؟ وَاَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الْاِيمَانِ؟

بخدا یہ بہت بڑا حادثہ تھا اور عظیم مصیبت تھی۔ نہ اس جیسا کوئی دل خراش واقعہ کبھی پیش آیا نہ اتنی بڑی مصیبت واقع ہوئی۔ اللہ کی کتاب نے تو اس کا پہلے اعلان کر دیا ہے جسے تم اپنے گھروں میں بلند اور دھیمی آواز میں خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتے ہو ایسا اعلان جس سے سابقہ انبیاو رُسل کو دوچار ہونا پڑا ہے جو ایک حتمی فیصلہ اور قطعی حکم ہے (وہ اعلان یہ ہے) اور محمدؐ تو بس رسول ہیں ان سے پہلے اور بھی رسول گذر چکے ہیں بھلا اگر یہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ جو الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ شکر گزاروں کو عنقریب جزا دے گا۔ (آل عمران، ۱۴۴)

تم سے بعید تھا اے قبیلہ کے فرزندو (کہ) میرے باپ کی میراث مجھ سے چھینی جائے اور تم سامنے کھڑے دیکھ رہے ہو، میری آنکھوں کے سامنے بھرے مجمعوں اور محفلوں کے سامنے میری دعوت تم تک پہنچ چکی ہے میرے حالات سے تم آگاہ ہو اور تم تعداد و استعداد سامان حرب اور قوت میں کمزور نہیں ہو، تمہارے پاس کافی اسلحہ اور دفاعی سامان موجود ہے میری پکار تم تک پہنچ رہی ہے اور چپ سادھے ہوئے ہو۔ میری فریاد تم سن رہے ہو اور فریاد رسی نہیں کرتے ہو حالانکہ بہادری میں تمہاری شہرت ہے اور خیر و صلاح میں تم معروف ہو تم وہ برگزیدہ لوگ ہو جو ہم اہل البیت کے لیے پسندیدہ لوگوں میں شمار ہوتے ہو۔ عربوں کے خلاف جنگ تم نے لڑی اذیت اور سختیاں تم نے برداشت کیں۔

دیگر اقوام کے ساتھ نبرد آزما تم ہوئے جنگجوؤں کا مقابلہ تم نے کیا تم ہمیشہ ہمارے ساتھ اور ہم تمہارے ساتھ رہے اور تم نے ہمارے احکام کی تعمیل کی یہاں تک جب ہمارے ذریعے اسلام اپنے محور میں گھومنے لگا اور زمانے کی برکتیں فرواں ہو گئیں۔ شرک کا نعرہ دب گیا جھوٹ کا زور ٹوٹا کفر کی آگ بجھی فتنے کی آواز دب گئی اور دین کا نظام مستحکم ہو گیا تو اب حقیقت واضح ہونے کے بعد متحیر کیوں ہو (حقیقت) آشکار ہونے کے بعد پردہ کیوں ڈالتے ہو پیش قدمی کے بعد پیچھے کیوں ہٹ رہے ہو ایمان کے بعد شرک کے مرتکب کیوں ہو رہے ہو؟

اَلَا تُقَاتِلُونَ قَومًا نَّكَثُو اَيمَانَهُمْ وَ هَمُّوا بِاِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَ هُمْ بَدَؤُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ، اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤمِنِينَ۔

اَلَا قَدْ أَرى اَنْ قَدْ اَخْلَدْتُمْ اِلَى الْخَفْضِ، وَ اَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَ الْقَبْضِ، وَ خَلَوْتُمْ بِالدَّعَةِ، وَ نَجَوْتُمْ مِن الضِّيقِ بِالسِّعَةِ فَمَجَجْتُمْ مَا وَعَيْتُمْ، وَ دَسَعْتُمُ الَّذِى تَسَوَّغْتُمْ، فَاِنْ تَكْفُرُوا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيعاً فَاِنَّ اللهَ لَغَنِىٌّ حَمِيدٌ اَلا، وَ قَدْ قُلْتُ عَلىٰ مَعْرِفَةٍ مِنّى بِالْخَذْلَةِ الَّتى خَامَرَتْكُمْ، وَ الْغَدْرَةِ الَّتِى اسْتَشْعَرَتْها قُلُوبُكُمْ، وَ لٰكِنَّها فَيضَةُ النَّفْسِ، وَ نَفْثَةُ الْغَيْضِ(الغيظِ)، وَ خَوزُ الْقَناةِ، وَ بَثَّةُ الصَّدْرِ، وَ تَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ۔

عاقبت غصب فدک:

فَدُونَكُمُوها فَاحْتَقِبُوها دَبْرَةَ الظَّهْرِ نَقِيْبَةَ(نَقبَةَ)، الْخُفِّ، باقِيةَ الْعَارِ، مَوْسُومَةً بِغَضَبِ اللهِ كَوَشَنارِ الْاَبَدِ، مَوْصُولَةً بِنارِ اللهِ الْمُوقَدَةِ الَّتِى تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةَ فَبِعَيْنِ اللهِ ما تَفْعَلُونَ، وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ وَ اَنَا ابْنَةُ نَذِيرٍ لَكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذابٌ شَدِيدٌ، فَاعْمَلُوا اِنّا عامِلُونَ، وَ انْتَظِرُوا اِنّا مُنْتَظِرُونَ۔

کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے جو اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑتے ہیں اور جنہوں نے رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا تھا؟ انہی لوگوں نے تم سے زیادتی میں پہل کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مؤمن ہو تو اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ (توبہ، ۱۳) اچھا۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ تم راحت طلب ہو گئے ہو اور جو شخص بسط و قبض امور یعنی امور مملکت چلانے کا زیادہ حقدار تھا اسے تم نے نظر انداز کر دیا، تم نے اپنے لیے کنج عافیت تلاش کر لیا اور تنگ دستی سے نکل کر تونگری حاصل کر لی تم نے ایمان کی جو باتیں یاد کی تھیں انہیں ہوا میں بکھیر دیا اور جس طعام کو گوارا سمجھ کر نگل لیا تھا اسے نکال پھینکا۔ اگر تم اور زمین میں بسنے والے سب کفران نعمت کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور لائق حمد ہے (ابراہیم، ۸) سنو! جو کچھ میں نے کہا وہ اس علم کی بنیاد پر کہا جو مجھے حاصل تھا اس بے وفائی پر جو تمہارے اندر رچ بس گئی ہے۔ اس عہد شکنی پر جسے تمہارے دلوں نے اپنا شعار بنا لیا ہے۔ میری یہ گفتگو سوزش جان تھی جو جوش میں آ گئی اور غم و غصہ کی آگ تھی جو بھڑک اٹھی اعضاء و جوارح کا ساتھ چھوڑ دینے کی نقاہت تھی۔ سینے کا درد و الم تھا اور حجت تمام کرنا چاہتی تھی اقتدار کے اونٹ کو سنبھالو اس پر پالان کس لو مگر یاد رکھو کہ اس کی پیٹھ مجروح اور پاؤں کمزور ہیں۔ دائمی عار و ننگ اس کے ساتھ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہوگی اور ساتھ ابدی عار و ننگ ہوگا۔ یہ اس آتش سے وابستہ ہے جو اللہ نے بھڑکائی ہے جس کی تپش دلوں تک پہنچتی ہے۔ تمہارا یہ سلوک اللہ کے سامنے ہے ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پلٹ کر جائیں گے (شعراء، ۲۲۷) اور میں اس کی بیٹی ہوں جو تمہیں شدید عذاب کی آمد سے پہلے تنبیہ کرنے والا ہے۔ تم نے جو کرنا ہے وہ کر لو ہم بھی اپنا عمل انجام دیں گے تم بھی انتظار کرو۔ ہم بھی انتظار کریں گے۔ (ہود، ۱۲۱-۱۲۲)

سیّدۃ النساء حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دفن کے موقع پر فرمایا:

یا رسول اللہؐ! آپؐ کو میری جانب سے اور آپؐ کے پڑوس میں اترنے والی اور آپؐ سے جلد ملحق ہونے والی آپؐ کی بیٹی کی طرف سے سلام ہو۔ یا رسول اللہؐ! آپؐ کی برگزیدہ (بیٹی کی رحلت) سے میرا صبر و شکیب جاتا رہا، میری ہمت و توانائی نے ساتھ چھوڑ دیا، لیکن آپؐ کی مفارقت کے حادثہ عظمیٰ اور آپؐ کی رحلت کے صدمہ جانکاہ پر صبر کر لینے کے بعد مجھے اس مصیبت پر بھی صبر و شکیبائی ہی سے کام لینا پڑے گا، جبکہ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپؐ کو قبر کی لحد میں اتارا اور اس عالم میں آپؐ کی روح نے پرواز کی کہ آپؐ کا سر میری گردن اور سینے کے درمیان رکھا تھا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اب یہ امانت پلٹا لی گئی، گروی رکھی ہوئی چیز چھڑا لی گئی، لیکن میرا غم بے پایاں اور میری راتیں بے خواب رہیں گی، یہاں تک کہ خداوند عالم میرے لئے بھی اسی گھر کو منتخب کرے جس میں آپؐ رونق افروز ہیں۔

وہ وقت آ گیا کہ آپؐ کی بیٹی آپؐ کو بتائیں کہ کس طرح آپؐ کی اُمت نے ان پر ظلم ڈھانے کیلئے ایکا کر لیا۔ آپؐ ان سے پورے طور پر پوچھیں اور تمام احوال و واردات دریافت کریں۔ یہ ساری مصیبتیں ان پر بیت گئیں، حالانکہ آپؐ کو گزرے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اور نہ آپؐ کے تذکروں سے زبانیں بند ہوئی تھیں۔

آپؐ دونوں پر میرا سلامِ رُخصتی ہو، نہ ایسا سلام جو کسی ملول و دل تنگ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اب اگر میں (اس جگہ سے) پلٹ جاؤں تو اس لئے نہیں کہ آپؐ سے میرا دل بھر گیا ہے اور اگر ٹھہرا رہوں تو اس لئے نہیں کہ میں اس وعدہ سے بدظن ہوں جو اللہ نے صبر کرنے والوں سے کیا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۰)

جناب **فاطمۃ الزہرا** سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں ایک خطاب جو **خطبہ فدکیہ** کے نام سے مشہور ہے اس کو بزرگ علما اپنی اولادوں کے لیے اور اپنے شاگردوں کے لیے یاد کرانے کا اہتمام کرتے رہے اس وقت بھی اس خطبے کو یاد کرنے کی کوشش کرائی جارہی ہے اور تمام دینی مدارس کو کہا جا رہا ہے کہ وہ اس خطبے کو اپنے طلبہ کے لیے یاد کریں مرکز افکار اسلامی اس خطبے کو عربی اور اردو ترجمے کے ساتھ مرتب کر کے تمام طلاب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے تا کہ ان کو یاد کرنے میں آسانی ہو اور یہ خطبہ عام افراد تک بھی ایام فاطمیہ میں پہنچ سکے اساتذہ اپنے طلاب کو اور والدین اپنی اولاد کو راغب کریں کہ وہ اس خطبے کو یاد کریں اس خطبے میں جناب سیدہ نے جہاں دیگر مسائل بیان فرمائے وہاں احکام دین کا فلسفہ بڑی تفصیل سے بیان فرمایا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے خطبے کے ساتھ اُنس ہوگا تو حقیقت میں دین کی بہتر انداز سے سمجھ آئے گی پروردگار ہمیں قرآن مجید اور تعلیمات آل محمد علیہم السلام سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

مرکز افکار اسلامی

مرکز افکار اسلامی